بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نمازِ وتر کی کتنی رکعات ہیں؟ ایک یا تین؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نمازِ وتر کی کتنی رکعات ہیں؟ کیونکہ ایک شخص کا کہنا یہ ہے کہ نمازِ وتر کی رکعتوں کی کوئی تعداد معین نہیں، بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ایک رکعت پڑھے یا تین یا پانچ، کیونکہ حدیثِ پاک میں، ایک، تین یا پانچ رکعت وتر ادا کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ براہِ کرم اس بارے میں شرعی رہنمائی فرما دیجئے؟

جواب

احناف کے نزدیک نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں جو ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائیں گی، یہی طریقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

اور جہاں تک سوال میں ذکر کردہ حدیثِ پاک کا تعلق ہے، تو یہ حدیث مختلف کتبِ احادیث میں موجود ہے، لیکن محدثین نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے، کہ ابتدائے اسلام میں وتر کی رکعات کی تعداد میں اختیار تھا، بعد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین رکعت وتر پر ہمیشگی اختیار فرمالی اور اسی پر مسلمانوں کا اجماع ہوگیا، تو یوں پچھلا اختیار والا حکم منسوخ ہوگیا اور منسوخ پر عمل نہیں کرسکتے، لہذا اب وتر تین رکعت پڑھنا ہی لازم ہے۔

<u>نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قول وفعل سے تین رکعت وتر کا ثبوت :</u>

(1) صحیح بخاری میں ہے :

”عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه أخبره أنه سأل عائشة رضي الله عنها: كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان؟ فقالت: ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة، يصلي أربعا، فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا، فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا قالت عائشة فقلت: يا رسول الله، أتنام قبل أن توتر؟ فقال: يا عائشة إن عيني تنامان ولا ينام قلبي“

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں ادا فرماتے، آپ ان کو ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے، حضرت عائشہ کہتی ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل سو گئے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل نہیں سوتا۔ (صحیح البخاري، حدیث 1096، ج 1، ص 385، الناشر: دار ابن کثیر، دار الیمامۃ)

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے :

”وفي قولها ثم يصلي ثلاثا حجة لاصحابنا في أن الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة، لأن ظاهر الكلام يقتضي ذلك فلا يعدل عن الظاهر إلا بدليل“

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول ”ثم یصلی ثلاثا“ میں ہمارے اصحاب کی دلیل ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جو ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی جائیں گی، کیونکہ کلام کا ظاہر اسی بات کا تقاضا کررہا ہے اور کلام کے ظاہر سے عدول نہیں کیا جاتا، مگر دلیل کے ساتھ۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 7، ص 204، الناشر : دار احیاء التراث العربی)

(2) اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عمل مبارک بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں :

”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم في رکعتي الوتر“

ترجمہ : بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے تھے) (سنن النسائی حدیث، 1698، جلد 3، صفحہ 235، الناشر : المکتبۃ التجاریۃ الکبری بالقاھرۃ)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابو عبداللہ حاکم محمد بن عبداللہ بن محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

”ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ“

ترجمہ : یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم علیہما الرحمہ کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الوتر، تحت الحدیث 1139، ج 1، ص 446، الناشر : دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام نووی علیہ الرحمہ نے بھی اس حدیث کی سند کو سندِ حسن کہا ہے : ”وفي روایۃ للنسائي بإسناد حسن“۔ (خلاصۃ الاحکام، حدیث 1869، جلد 01، صفحہ 552، الناشر : مؤسسۃ الرسالۃ، لبنان)

(3) اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

”أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث“

ترجمہ : نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نمازِ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث اَو اَکثر، حدیث 7020، ج 4، ص 498، الناشر : دار کنوز اشبیلیا، الریاض)

(4) نمازِ وتر کی رکعات سے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عمل مبارک بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات“

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلّم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے۔ (شرح معانی الاثار، کتاب الصوۃ، باب الوتر رکعۃ الخ، حدیث 1666، جلد 2، ص 373، دار الکتب العلمیہ)

(5) جن روایات میں یہ بیان ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ وتر کی رکعات میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے، ان سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں۔ چنانچہ سنن الترمذی اور المستدرک علی الصحیحین میں ہے :

”عن عائشۃ رضي اللہ عنها قالت: کان النبي صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ في الوتر في الرکعۃ الأولی: سبح اسم ربك الأعلی وفي الثانیۃ: قل یا أیها الکافرون وفي الثالثۃ: قل هو اللہ أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس“

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ پڑھا کرتے تھے، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص، فلق اور ناس پڑھتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابو عبد اللہ حاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

"هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه"

ترجمہ : یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم علیہما الرحمہ کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔ (المستدرک علی الصحیحین، حدیث 3920، جلد 02، صفحہ 566، الناشر : دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سنن نسائی کی روایت میں مذکور ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے :

"عن أبي بن كعب قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بسبح اسم ربك الأعلى، وفي الركعة الثانية: بقل يا أيها الكافرون وفي الثالثة: بقل هو الله أحد ولا يسلم إلا في آخرهن"

ترجمہ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ الاعلیٰ پڑھا کرتے تھے، دوسری رکعت سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اس کے آخر میں۔ (سنن نسائی، حدیث، 1729 ج 3، ص 244، الناشر : المکتبۃ التجاریۃ الکبری بالقاہرۃ)

(6) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ وتر کو نمازِ مغرب سے تشبیہ دی ہے، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وتر تین رکعت پڑھے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے فرمایا :

"وتر الليل ثلاث كوتر النهار صلاة المغرب"

ترجمہ : دن کے وتروں یعنی نمازِ مغرب کی طرح رات کے وتروں کی بھی تین رکعات ہیں۔ (سنن دار قطنی، باب الوتر ثلاث کثلاث المغرب، حدیث 1653، ج 2، ص 349، الناشر : مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

<u>صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنھم بھی تین رکعت ہی وتر ادا فرماتے تھے، اس پر دلائل :</u>

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور اس کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔ چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے :

"عن أنس أنه أوتر بثلاث لم يسلم إلا في آخرهن"

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے تین وتر پڑھے اور سلام نہیں پھیرا مگر اس کے آخر میں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث اَو اَکثر، حدیث 7017، ج 4، ص 497، الناشر : دار کنوز اشبیلیا، الریاض)

(2) اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی عمل تھا۔ چنانچہ شرح معانی الآثار میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ :

"دفنا أبا بكر ليلا فقال عمر: إني لم أوتر فقام وصففنا وراءه فصلى بنا ثلاث ركعات، لم يسلم إلا في آخرهن"

ترجمہ : ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے، وہ کھڑے ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے صفیں باندھیں، آپ نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور سلام نہیں پھیرا مگر ان کے آخر میں۔ (شرح معانی الآثار، باب الوتر، حدیث 1742، ج 1، ص 293، الناشر : عالم الکتب، بیروت)

(3)حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

"كان أبو أمامة يوتر بثلاث ركعات"

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7001، ج4، ص495، الناشر: دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

(4)حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے عمل سے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

"كان يوتر بثلاث ويقنت في الوتر قبل الركوع"

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ نمازِ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7012، ج4، ص496، الناشر: دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

(5)اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "كان ابن مسعود يوتر بثلاث" ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7001، ج4، ص495، الناشر: دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

(6)حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

"ان عليًا كان يوتر بثلاث"

ترجمہ: حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نمازِ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7021، ج4، ص498، الناشر: دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

(7)حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الوتر ثلاث" ترجمہ: نمازِ وتر کی تین رکعات ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7006، ج4، ص495، الناشر: دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

(8)حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ نے بھی وتر کی تین رکعتیں ہی مقرر فرمائیں۔ چنانچہ حضرت ابوالزناد فرماتے ہیں:

"أثبت عمر بن عبد العزيز الوتر بالمدينة بقول الفقهاء ثلاثا، لا يسلم إلا في آخرهن"

ترجمہ: حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے قول کے مطابق وتر کی تین رکعتیں ہی مقرر فرمائیں، جن کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ (شرح معانی الآثار، باب الوتر، حدیث 1757، ج1، ص296، الناشر: عالم الکتب، بیروت)

<u>سوال میں ذکر کردہ حدیث اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان:</u>

سوال میں جس روایت کی طرف اشارہ کیا گیا، وہ روایت یہ ہے:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الوتر حق على كل مسلم، فمن أحب أن يوتر بخمس فليفعل ومن أحب أن يوتر بثلاث فليفعل ومن أحب أن يوتر بواحدة فليفعل"

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وتر ہر مسلمان پر حق ہے، تو جو پسند کرے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے، تو وہ ایسا کرے، اور جو چاہے کہ تین رکعت وتر پڑھے، تو وہ ایسا کرے اور جسے یہ پسند ہو کہ ایک رکعت وتر پڑھے، تو وہ ایسا کرے۔ (سنن أبی داود، حدیث 1422، ج2، ص62، الناشر: المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مذکورہ حدیث منسوخ ہے۔ چنانچہ شرح معانی الاثار، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح اور شرح سنن ابی داود میں ہے :

”وأما الجواب عن التخيير بين الخمس، والثلاث، والواحدة، فكان قبل استمرار الثلاث، وقال الطحاوي: وقد أجمعت الأمة بعد رسول الله عليه السلام على خلاف ذلك، فأوتروا وترًا لا يجوز لكل من أوتر عنده ترك شيء منه، فدلّ إجماعهم على نسخ ما تقدمه من قول رسول الله، لأن الله لم يكن ليجمعهم على ضلال“

ترجمہ : پانچ، تین اور ایک کے درمیان اختیار کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم تین رکعت پر ہمیشگی سے پہلے کا تھا، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہو گیا، امت کا اجماع اس سے مقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالی امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرماتا۔ (شرح سنن ابی داود للعینی، باب : کم الوتر، ج 5، ص 332، الناشر : مکتبۃ الرشد، الریاض)

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں ہی مذکورہ حدیث کے منسوخ ہونے پر اجماع ہو گیا تھا۔ چنانچہ نخب الافکار میں ہے :

”فإن قيل كيف يجوز النسخ بالإجماع وأوان النسخ حال حياة النبي عليه السلام، للاتفاق على أنه لا نسخ بعده وفي حال حياته ما كان ينعقد الإجماع بدون رأيه؟ قلت: ليس المراد من قولنا: صار إجماعهم ناسخًا لما قد تقدمه من التخيير، أن النسخ وقع بعد النبي عليه السلام بالإجماع **وإنما المراد أن النسخ كان في حياة النبي عليه السلام وأن الإجماع وقع على كون هذا النسخ في حياته، فصار استناد الإجماع إلى زمن الرسول عليه السلام**“

ترجمہ : اگر یہ کہا جائے کہ اجماع کے ذریعے نسخ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ حالانکہ نسخ کا زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ہوتا ہے، کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نسخ نہیں ہوتا، اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں آپ کی رائے کے بغیر اجماع کیسے منعقد ہو سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں : ہماری یہ بات کہ ان کا اجماع اس پہلے والے اختیار کو منسوخ کرنے والا بن گیا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ نسخ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اجماع کے ذریعے واقع ہوا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نسخ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ہو چکا تھا، اور اجماع اس بات پر قائم ہوا کہ یہ نسخ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں ہوا تھا، لہٰذا اجماع کی بنیاد اور اس کا استناد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کے زمانے کی طرف ہو گیا۔ (نخب الأفکار فی تنقیح مبانی الأخبار فی شرح معانی الآثار، باب الوتر، ج 5، ص 91، الناشر : قطر)

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر کی تین رکعت ہونے پر اجماع ہے :

”أجمع المسلمون على أن الوتر ثلاث لا يسلم إلا في آخرهن“

ترجمہ : مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں، سلام نہیں پھیرا جائے گا مگر کہ ان کے آخر میں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یوتر بثلاث أو أکثر، حدیث 7011، ج 4، ص 496، الناشر : دار کنوز إشبیلیا، الریاض)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ایک رکعت وتر کافی نہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ اب ایک وتر پڑھنے میں اختیار نہیں۔ چنانچہ موطا امام محمد میں ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

”ما اجزأت ركعة واحدة قط“

ترجمہ : ایک رکعت وتر ہرگز کافی نہیں۔ (موطا امام محمد، باب السلام فی الوتر، ص 150، لاھور)

علامہ نور الدین ھیثمی علیہ الرحمہ مذکوہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں : ”وإسناده حسن“ ترجمہ : اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (مجمع الزوائد و منبع الفوائد، تحت الحدیث 3457، جلد 2، ص 242، الناشر : مکتبۃ القدسی، القاہرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری
فتویٰ نمبر : GUJ-0093
تاریخ اجراء : 16 رمضان المبارک 1447ھ/06 مارچ 2026ء